

U-0528

العلماء ورثة الأنبياء



مكتبة دار الفنون
بمصر

لا یغفل عنہ اللہ انوار الہیۃ الخدیجۃ فی حق حمیدہ والصالحۃ والسلام علیہما
 علیہ السلام وعلیٰ الہ وارضیٰ بہ وارضیٰ لہ وارضیٰ لہ وارضیٰ لہ وارضیٰ لہ وارضیٰ لہ
 ابجد نام العلماء انصف الطالب را امید داشت پروردگار فقیر حقیر محمد عبد الواحد خف کاشی محمد
 متوطن رئیس میر شہ عارف الدلب و مہب لہ الغرث بخدمت شائقان علوم و فیض و انوار
 مسائل ضروریہ کی عرض کتہا ہی جو کہ اس زمانہ میں ہوا می دیگر مسائل احکامیہ شرعیہ کی اکثر
 خواہش اور حاجت مسائل فرائض کی سرکار انگلشیہ میں ہی ہوتی ہی اور نیز یہ علم لغوی حید
 رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نصف علم مونکی کتہا ہی جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم انکم انظر فی کتبکم لعلکم ترون للناس فاکتلفوا العلم وکم ترجمہ یکہو فرائض کو اور
 سکھاؤ لوگوں کو پس تحقیق وہ نصف علمین کا ہی اور اکثر لوگ اس زمانہ میں یکہنی زبان عربی سے
 عاری ہیں پس ضرور پڑا کہ ایک سالہ علم فرائض میں کہ جس سی حق ہر ایک خدا کا بخوبی ظاہر ہو
 اور ہر کوئی مطالبہ دسکی کو اوٹھا سکی زبان مروجہ الحال اردو میں لکھا جاویں ہر خدیہ پیمان
 اور خاکپای عالمان لیات اس امر کی ترکتا ہاگر بوجہ مصر ہونی بعض احباب اور جہت
 فائدہ آسانی خواہ منظر آسانی و کار و مختار ان و برادران و بینداران کی کتب ہامی معتبہ
 شمل فتاویٰ عالمگیری اور فرائض شریفی اور نیز دیگر کتب خفیہ سے استخراج اور
 انتخاب کر کے یہ رسالہ مسمیٰ بہ محاصل الفرائض تالیف مشتعل اوپر ایک مقدمہ اور

باب اور چند فضلوں کی زبان عام فہم اردو میں لکھا اید ناظران اور ماہران فن ہذا
 کہ مولف کو خطا گیری اور عیب چینی سے باز رکھیں شہر پوشش گری خطا می رسمی طعنہ زن
 کہ سچ نقش لبش خالی از خطابو دہ اور حالت حیات اور مات میں ترکہ دہائی خیر سے محروم
 اور محبوب نفر ماوین **قُلْ لَا سَعْيَ لَكُمْ فِي هَذَا الْأَمْرِ** حلالی اللہ مقدمہ نزدیک
 اہل علم کی چار حق ترکہ متوفی سے تعلق رکھتی ہیں اول عیہ و کفین حج کی راہ پر دوسری
 اد اگر نافرمانہ مورث کا تیسری جسدہ باقی رہی وصیت بموجب شریعت کی تہائی مال باقی ماندہ
 پر جاری کیجائی چوتھی بعد ان تیون حقیق کی وارثون متوفی پر موافق قرآن اور حدیث
 رسول مقبول اور آثار صحابہ کرام اور اجماع امت خیر الام کے تقسیم کریں اور وارث
 حقدارین قسم کی ہیں اول اصحاب فرض دوسرے عصبات تیسری ذوی
 الارحام اور کل وارث شرعی اور تالیس نفر ہیں بارہ اصحاب فرض اور شترہ
 عصبات اور سات ذوالارحام اور ایک موصی ہ اور ایک مولی الموالات اور اگر
 کوئی نہ تو بیت المال میں داخل کیا جاوے ابتدائی تقسیم ترکہ کی اصحاب فرض سے
 کیجاوے اور اصحاب فرض وہ ہیں کہ جو حصہ مقرر رکھتی ہیں اگر ایک دوسری ہوتی مستحق
 کم زیادہ کا ہوتا ہے اور اگر بعد میں سہام اصحاب فرض کی کچھ باقی رہے تو عصبات
 دیا جاوے اور اگر کچھ نہ رہی تو عصبات محروم رہیں اور اگر اصحاب فرض اور عصبات سے
 کوئی ہی نہ ہو تو ذوالارحام کو دیا جاوے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو موصی ہ کو دیا جاوے
 اور موصی ہ وہ ہی کہ جسکی واسطی کل مال کی وصیت کی گئی ہو اور ہر مولی الموالات اور
 اگر بغیر ہی نہ ہو تو مقربا انت کو دیا جاوے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو بیت المال میں داخل
 کرے اور اگر بیت المال نہ ہو تو مصروف بیت المال میں صرف
 کیا جاوے اور حصہ ہائے مقررہ قرائین چھ طرح ہیں اول نصف دوسری چوتھائی
 تیسری آٹھواں چوتھی دو تہائی پانچویں تہائی چھٹی چھٹا اور مخارج اون کے
 ہیں دھو اور مین اور چار اور چھ اور آٹھ اور بارہ اور چوبیس چنانچہ دو
 مخارج غدا کا ہے اور مین مخارج تہائی اور دو تہائی کا ہے اور چار مخارج چوتھائی

سہام	۱	۱	۱
۱	۱	۱	۱
۲	۱	۱	۱
۳	۱	۱	۱
۴	۱	۱	۱
۵	۱	۱	۱
۶	۱	۱	۱
۷	۱	۱	۱
۸	۱	۱	۱
۹	۱	۱	۱
۱۰	۱	۱	۱
۱۱	۱	۱	۱
۱۲	۱	۱	۱
۱۳	۱	۱	۱
۱۴	۱	۱	۱
۱۵	۱	۱	۱
۱۶	۱	۱	۱
۱۷	۱	۱	۱
۱۸	۱	۱	۱
۱۹	۱	۱	۱
۲۰	۱	۱	۱
۲۱	۱	۱	۱
۲۲	۱	۱	۱
۲۳	۱	۱	۱
۲۴	۱	۱	۱
۲۵	۱	۱	۱
۲۶	۱	۱	۱
۲۷	۱	۱	۱
۲۸	۱	۱	۱
۲۹	۱	۱	۱
۳۰	۱	۱	۱
۳۱	۱	۱	۱
۳۲	۱	۱	۱
۳۳	۱	۱	۱
۳۴	۱	۱	۱
۳۵	۱	۱	۱
۳۶	۱	۱	۱
۳۷	۱	۱	۱
۳۸	۱	۱	۱
۳۹	۱	۱	۱
۴۰	۱	۱	۱
۴۱	۱	۱	۱
۴۲	۱	۱	۱
۴۳	۱	۱	۱
۴۴	۱	۱	۱
۴۵	۱	۱	۱
۴۶	۱	۱	۱
۴۷	۱	۱	۱
۴۸	۱	۱	۱
۴۹	۱	۱	۱
۵۰	۱	۱	۱
۵۱	۱	۱	۱
۵۲	۱	۱	۱
۵۳	۱	۱	۱
۵۴	۱	۱	۱
۵۵	۱	۱	۱
۵۶	۱	۱	۱
۵۷	۱	۱	۱
۵۸	۱	۱	۱
۵۹	۱	۱	۱
۶۰	۱	۱	۱
۶۱	۱	۱	۱
۶۲	۱	۱	۱
۶۳	۱	۱	۱
۶۴	۱	۱	۱
۶۵	۱	۱	۱
۶۶	۱	۱	۱
۶۷	۱	۱	۱
۶۸	۱	۱	۱
۶۹	۱	۱	۱
۷۰	۱	۱	۱
۷۱	۱	۱	۱
۷۲	۱	۱	۱
۷۳	۱	۱	۱
۷۴	۱	۱	۱
۷۵	۱	۱	۱
۷۶	۱	۱	۱
۷۷	۱	۱	۱
۷۸	۱	۱	۱
۷۹	۱	۱	۱
۸۰	۱	۱	۱
۸۱	۱	۱	۱
۸۲	۱	۱	۱
۸۳	۱	۱	۱
۸۴	۱	۱	۱
۸۵	۱	۱	۱
۸۶	۱	۱	۱
۸۷	۱	۱	۱
۸۸	۱	۱	۱
۸۹	۱	۱	۱
۹۰	۱	۱	۱
۹۱	۱	۱	۱
۹۲	۱	۱	۱
۹۳	۱	۱	۱
۹۴	۱	۱	۱
۹۵	۱	۱	۱
۹۶	۱	۱	۱
۹۷	۱	۱	۱
۹۸	۱	۱	۱
۹۹	۱	۱	۱
۱۰۰	۱	۱	۱

السلام
ام اس
ام اس
ام اس

السلام
ام اس
ام اس

السلام
ام اس
ام اس

ہونی اولاد یا دوسری بہن بھائی کے چہٹا اور در صورت ہونی انکی کی تہائی تیسری تہائی
بعد یعنی حصہ زوج زوجہ کی اور یہ سو سے دو شلوکی نہیں ہے اول یہ کہ ہند فوت
ہوئی اور اوستی ایک زوج اور مانباپ چوڑے زوج — ام — ۱۰ پ دوسری
زید فوت ہوا اور اسنے ایک زوجہ اور مانباپ چوڑی زوجہ — ام — ۱۰
اور اگر بجائی باپکی ہمراہ مانگی دادا ہو تو مانگو تہائی کل کا دیا جاوے مگر امام ابو یوسف
اس صورت میں ہی دادا کو شل باپکی رکتی ہیں الا چہٹا مانگا کیلوجہ سے کم نہیں ہوتا فصل
چہٹشی بیان نانی دادیو نہیں حصہ نانی دادیو کا چہٹا ہوتا ہے ایک ہویا زیادہ
اور کل ادنی نانی دادیو کی محروم ہوتی ہیں در صورت ہونی مان میت کے اور ساقط
ہوتی ہیں دادین جانب دار مانگی ساتھ باپکی اور محروم کرتی ہیں نانی دادین قریب
بعیدہ کو خواہ کسی جہت سے ہوں یعنی وارث ہوں یا محجوب شل مانگی یہ ہے زید فوت ہوا
اور اوستی مان اور باپ اور مان باپکی اور مان مان مانگی وارث چوڑی پس کل
ترکہ باپ کو پہنچا ہے کھلے کے ساقط ہوتی ہے دادی ہمراہ باپکی اور دادی
قریب کی حاجب ہوتی ہے دادی بعیدہ کو اگر ہوں دادین دو مرتبہ یا زیادہ
جیسا کہ مان مانگی اور نیز نہیں مان مان باپکی ہی ہوتی ہے پس تقسیم ہوگا ترکہ چہٹا چہٹا
بموجب مذہب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اعتقاد کہ نیکار مانگی متن برخلاف
محدثہ رحمۃ اللہ علیہ کی کہ وہ دو تہائی باعتبار جہا مانگی دینی ہیں فصل خاتونین ذکر بیٹو نہیں
بیٹی صلی کی بیٹی متن حال میں اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے زیادہ ہوں
تو دو تہائی اور جو ہمراہ اسے بیانی ہی رکتی ہوں تو نہ کر شل حظ الانثین یعنی
دو ہر امر کو اور اگر عورت کو فصل آٹھویں ذکر پوتو نہیں پوتین در صورت
ہوئے بیٹو کی شل بیٹو کی ہیں یعنی اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے زیادہ
ہوں تو دو تہائی اور در صورت ہوسے بیٹوں صلی کی چار مل ہیں اگر ایک بیٹی
صلی ہو تو پوتو کو خواہ ایک ہو یا زیادہ چہٹا دیا جاوے گا اور اگر بیٹیاں دو یا دو سے
زیادہ ہوں تو پوتیاں محروم رہیں گے البتہ اگر ہمراہ اپنی لڑکا رکتی ہوں تو نہ کر شل

السلام
پوتین

السلام
پوتین

السلام
پوتین

السلام
پوتین

خط الانش ہوگا اور در صورت ہونی بیٹی کی پوتہ پوتی محروم محض بیگی فصل نوین بن
 بہن یعنی مین یعنی اسکو کہتی ہیں کہ جو دو بہن بہائی یا بہن بہن یا بہائی بہائی ایک
 مان باپ سے ہوں پس بہن یعنی کی اپنی چال بہن اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے
 زیادہ ہوں تو دو تہائی اور جو بہائی ہی ہمراہ ہو تو نہ کرشل خط الانش دیا جاوے
 اور اگر سیت کی بیٹیاں ہی ہوں گی۔ تو ہمراہ اس کے عصب ہونگی اور در صورت
 ہونی بیٹی یا بیٹی محروم محض بیگی فصل نوین بن ذکر بہن علاقائی مین علاقائی
 اور دو بہن بہائی یا بہن بہن یا بہائی بہائی کو کہتے ہیں کہ ایک باپ اور ماں مین علاقائی
 علاقہ ہوں پس بہن علاقائی مثل بہن یعنی کی ہے اس وقت کہ بہن یعنی ہوں اور
 اس کی بی بی یا بچہ چل بہن اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے زیادہ ہوں
 تو دو تہائی اور اگر ایک بہن یعنی ہو تو چھٹا اور جو بہن یعنی دو یا دو سے زیادہ
 ہوں تو بہن علاقائی محروم بیگی مگر اس وقت کہ ساتھ اپنی بہائی ہی رکھتی ہوں تو
 نہ کرشل خط الانش تقسیم ہوگا اور اگر سیت کی بیٹی یا پوتی ہوں گی تو بہن علاقائی عصب
 ہونگی اور در صورت ہونے بیٹی یا پوتی یا یا بہن علاقائی محروم محض بیگی
فصل گیارہوین بہن اخیا فیمن اخیا فی جن دو بہائی بہن یا
 بہن بہن یا بہائی بہائی یا باپ دو اور ماں ایک ہو اسکو باہم اخیا فی بہائی
 بہن کہتی ہیں پس ذکر بہن اخیا فی کا بہائی اخیا فیمن آگیا فصل بارہوین
حق جو رو مین جو رو کی وسط دو حال مین اول چوتھائی اور یہ اس وقت
 کہ سیت کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہوا اور در صورت ہونی اولاد یا اولاد کی اولاد
 کے انھوں ان حصہ دیا جاوے لگا اور وقت وفات سیت کی دو باتن یا چار یا جی جو رو مین
 رہے ہونگی اس چوتھائی اور اٹھوین مین شریک بیگی باب دوسرا بیان
 حصہ گیارہوین چار فصل مین بہن اور عصب ہی چار ہے
 سب کی ہوتے ہیں عصب بنفہ اور عصب بنفہ اور عصب مع بنفہ
 اور عصب بنفہ فصل پہلے بیان عصب بنفہ مین

عصبہ ہر ذکر ہے کہ نہیں، اخل اور سین عورت اور وہ پیرہ لغزین ۱۲ بیٹا سے پہلے
 سے پہلے پوتا کا سے پہلے دار سے پہلے داد سے پہلے بیانی یعنی سے پہلے بیانی طلاق
 سے پہلے چچا یعنی سے پہلے چچا طلاق سے پہلے چچا زاد یعنی بیانی سے پہلے چچا زاد طلاق
 بیانی سے پہلے غلام کہ اگر ان کا کیا گیا ہو تو پہلے اول ان کا اولی ہے ترکہ میں دوسری سے
 اور دوسری سے اسے ترتیب پر فصل دوسری سے عصبہ بغیر ہین
 عصبہ بغیر وہ مرد ہیں کہ عصبہ ہوتی ہیں ہمراہ انکی وہ عورت کہ عصبہ ہوتی ہیں جیسا کہ
 بیٹا کہ عصبہ نہ تہا ہے ہین انکی کو ہمراہ اپنے ہین جیسا کہ اور بیٹا ہی پوتا اور نہیں عصبہ ہوتی
 ہے بیوی ہمراہ چچا کے اور مالک ہوتا ہے چچا کل ترکہ کا فصل تیسری عصبہ
 مع خیرہ ہین عصبہ عینہ عورت ہین کہ عصبہ ہوتی ہیں ساتھ دوسری عورتوں کی
 جیسا کہ ہین ہمراہ بیٹوں کی فصل چوتھی عصبہ سیسی ہین عصبہ سیسی مولای
 عتاقہ ہے اور یہ آخر عصبہ ان کا ہے اور نہیں وارث ہوتی عورت در شہ متق سے
 باب تیسرا ذوالارحام اور مولی اموالا نہیں اور اس باب میں
 تین فصلیں ہیں فصل پہلی ذکر ذوالارحام میں ذوالارحام سات
 قسم کے ہیں اول اولاد بیٹوں کی دوسرے بیٹے دیہوتوں کی تیسرے نانا اور پیک چوتھی
 بیٹوں پانچویں بیٹیاں ہائیوں کی اور بیٹوں بیٹوں کی چھٹی چالیں اور بیٹوں ساتویں
 چچا مالک اور ترتیب انکی مثل ترتیب عصبہ انکی ہے کہ جو ان کا مقدم ہو گا وارث
 ہو گا کل ترکہ کا اور اگر جمع ہوین چند عدد ایک جگہ پس تقسیم کیا جاوے گا درمیان
 او تنکے امیر عدد انکی کے بموجب مذہب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نہ کہ مثل
 خط الاثنین نہ اوپر عدد با یون انکے کے مثال او سکی یہ ہے کہ زید فوت ہوا اور
 اسے ایک بیٹے بیانی یعنی کی اور ایک بیٹا ہین یعنی کا وارث چوڑے

بیٹا ہنگام

بیٹی ہائی کے ۶

پس بیٹی دو سہام بیٹی ہنگام اور ایک سہام بیٹی بیانی کو جیسا کہ گذر ا باب عصبہ تین
 اور اگر ایک اول کا قریب ہو اور عصبہ کی سے اور دوسرا اسطرح فریت سے پس صاحب

فرضیت کا اولیٰ ہوگا واسطہ دار غصیت سی مثال او سکی پہرے کہ زید فوت ہوا اور او سنی
ایک بیٹی پوتیکی اور ایک بیٹا دہوتیکا کہ وہ صاحب فرض اور یہ ذوالارحام ہے پس
کل ترکہ بیٹی پوتیکو دیا جاوے مسئلہ اگر ایک بیٹی چچا کی اور ایک بیٹی پہوپکی وارث ہین تو
کل ترکہ بیٹی چچا کو بوجہ اولاد عصبہ کے دیا جاوے کہ واسطی کہ اولاد عصبہ کے اولیٰ ہے اولاد ذوالارحام
مسئلہ زید فوت ہوا اور او سنی پہوپنی اور خالہ وارث چوٹرین مسئلہ
دو سهام پہوپیکو واسطی قرابت باپنی اور ایک سهام خالہ کو واسطی قرابت ماکی مسئلہ زید فوت

ہوا اور او سنی پہوپین یا خالہ بن متفرق چوٹرین یعنی ایک عینی اور دوسرے ملاق اور میسرے
خانی اور ایسا ہی اولاد بیانی کی پس عینی اونکا اولیٰ ہے علقی سے اور علقی خانی سے
فصل دوسری مقربا نسب میں مقربا نسب او سکو کہتی ہین کہ ایک شخص معلوم نسب کہی کہ میت
باپ میرا یا بیٹا میرا تھا یا بیانی میرا تھا علیٰ ذہا القیاس دیا جاوے ترکہ مقربا نسب کو اور وقت
کہ وہ ہو مورث مقربا نسب کی کے ساتھ اصل نام کی کہ پہر شخص بیٹا میرا ہی یا باپ میرا ہے
یا بیانی میرا ہی فصل تیسری بیان مولیٰ المولات میں مولیٰ المولات او سکو کہتی ہین
کہ ایک شخص مجهول نسب دوسری مجهول نسب سی یا معلوم نسب مجهول نسب کہی کہ

ہم دون وارث بنجاوین و دوسرا منظور کر لیوی اور یہ مسئلہ اوسے شخص کی جانب سی
ہو سکتا ہے کہ او سکی کوئی وارث وارثان مذکوران بالاسی نہو پس او سکو مولیٰ المولات کو
ہین اور حق الکا حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہی جیسا کہ فرمایا اپنی لولائہ
اونکا گریہ ہی نہو تو ترکہ بیت المال میں داخل کیا جاوے اور اگر بیت المال نہو تو مصرف
بیت المال میں صرف کیا جاوے باب چوتھا بیان قواعد استخراج میں اور اس میں
توضیلین میں فصل پہلی حج بین حج ثلث میں رد کنی کو کہتی ہین اور جب دو طرح کا
ہوتا ہے جب نقصان اور محجب حرمان اور صاحب محجب نقصان کی پانچ نفہ ہین
۱۔ خاندان جو روئے ان سے ہین علقی سے پوتی چنانچہ جب ہوتا اونکا بعد اول بیٹی ہوتا

ہین سی	بیٹی	اولاد ہین بہا	اولاد مورث	اولاد محدث	حاجب
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	محبوب
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	سهام اصلی
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	سهام مجرب

اور جب حرام آئے انفرادی سبب ہوتا ہی کہ کسی وارث ہوتی ہیں اور کبھی محبوب جیسا کہ امام سائے
 باپکی اور پوتا سائے بیٹکی خچنگ اور بہائی عینی سلمہ بیٹی اور پوتیکی خچنگ اور سائے باپکی با لائقان
 اور سائے دادا کی نزدیکی بونہیہ رحمتہ اللہ علیہ کی اور بہائی علاق سائے بیٹی اور پوتیکی خچنگ اور سائے
 باپکی با لائق اور سائے دادا کی نزدیکی بونہیہ رحمتہ اللہ علیہ کی اور سائے بہائی عینی اور بہن عینی
 کے اس وقت کہ عصبہ مع غیر نامہ اور محبوب ہوتے ہیں بہت سائے بیٹی اور پوتیکی خچنگ اور محرم
 ہوتی ہیں بچا سائے بیٹی اور پوتیکی خچنگ اور ایسا ہی محرم ہوتی ہیں اولاد بچا کی اور بچا باپکی سائے
 بیٹی اور پوتیکی خچنگ اور سائے باپ اور دادا اور بہائی عینی اور علاق کی۔ اور محرم الارث چا
 بہن مسلمان کافر سے اور کافر مسلمان سے اور قاتل مقتول سے اگر مارا ہوا حق خواہ چاکر خواہ نادار
 سے اور یہی قصاص آیا ہو قاتل پر یا کفارہ ہی دیا ہو اور تیسرے حر کو غلام سی اور غلام کو حر سے
 چوتھی اختلاف ولایت یعنی حر کی کو ذمی سے اور ذمی کو حر کی سی اور اس طرح وہ دو حربی کہ جو دو
 مقام میں آتی ہوں جیسا کہ ترک اور ہندوستان **فصل دوسری بیان عول میں**
 عول لغت میں یادہ کر نیو کہتی ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہی کہ سهام عدد و نوٹس پر پوری پوری
 تقسیم ہو سکیں اور منفع کوئی سات بہن چار و بیس کو بہن کہ نہ عول ہونگے اور وہ ایک اور دو تین
 اور چار اور آٹھ بہن اور تین وہ بہن کہ عول ہونگی چنانچہ چہ کہ یہ اس تک عول ہو گا طاق اور
 نہقت اور بارہ کہ عول ہو گا ستر تک طاق اور چوبیس کہ عول ہو گا ستائیس تک عول واحد
 جیسا کہ واقع ہوا مسئلہ منبر میں اور وارث اوشکی یہ ہیں ————— ایک مذبحہ
 اور اور بیٹیاں اور ماناب —————

المسلمہ ۲ عول ۲۴

فصل تیسری بیان ثانی اور عول اور توافق اور تباہی
 دو عدد کو کہتی ہیں جیسے بہن اور تین یا نو اور نو اور تداخل اس عدد کو کہتی ہیں کہ جو دوسرے
 عدد پر پورا پورا تقسیم ہو جاوے جیسا کہ چار اور دو کہ دو چہ میں ہی تین بار جا سکتا ہے اور سو بار
 اور چار کہ چار سو بار میں ہی چار بار جا سکتا ہے توافق اس کو کہتی ہیں کہ دو عدد جو
 ستر عدد پر پورا تقسیم کر دیوی جیسا کہ چہ اور نو کہ ان دونوں کو عدد تین پر پورا تقسیم کر سکتا
 اور سو بار اور بارہ کہ ان دونوں کو عدد چار تقسیم کر سکتا ہے تباہی اس کو کہتی ہیں کہ

کرائی اور عدد سوای عدد ایک کی تقسیم نہ ہوگی اور طریق دریافت کرنی موافقت اور مہابنیت کا
یہ ہے کہ دونوں عدد ہیں سے ایک ایک کہوتا جاوے یہاں تک کہ برابر ہو جاوے درجہ میں پہلے اگر
باقی ہی اذین سے عدد ایک پس علامت مہابنیت کی ہے اور اگر ہی اذین سے عدد دو پس وہ
علامت ہی توافق کی اور اگر ہوگی موافقت باہم دو کے پس کیجاویگی یا انصاف اور اگر ہوگی
مختلف ہوگی پس بولیاویگی بالثلث اور اگر ہوگی ساتھ چار کی کیجاویگی بالربع۔

فصل چوتھی بیان مقاصت میں اگر سهام ہر حصہ دار کی پوری پوری تقسیم
ہو سکے تو کچھ ضرورت ضرب اور تقسیم کی ہوگی اور اگر کثر ہوگی تو نظر کیجاویگی اور پھر چار
بیرون تامل اور تداخل اور توافق اور تباین میں چنانچہ پانچہ مثالیں ان پانچہ صورتوں کی تھی
باقی میں مثال پہلی ^۱ المسلمین

چونکہ اس صورت میں سهام مسلک کی رٹوس پر پوری پوری تقسیم ہو گئی اس واسطی کچھ ضرورت ضرب
اور تقسیم کی نہ ہوئی مثال دوسری ^۲ المسلمین

چونکہ ہر فریق میں ہی اور رٹوس ہر فریق کی برابر ہیں اس واسطی رٹوس دادیونکو کو چھین
ہیں اصل مسلمین ضرب دیا تقسیم ہو اسلئے اٹھارہ سی مثال تیسری ^۳ المسلمین

چونکہ اس صورت میں رٹوس اور سهام کی نسبت نصف کی ہے پس ضرب دیا نصف
تین میں مضروب اور اسکا نوہوا انجلا اسکی تین مانگو اور ایک ایک چھونکو دیگی مثال پانچویں ^۴ المسلمین

اولیٰ مسلمین سے بنا اور درمیان رٹوس اور سهام کی نسبت نصف کی ہے پس ضرب دیا تین کو پانچویں
مضروب اور اسکا پندرہ ہوا چنانچہ انجلا اسکی پانچ مانگو اور دو چھونکو پھر پختی ہیں۔ پس
اسی طریق سے کل مسائل تصحیح ہو گئی فصل پانچویں مقاصت انجلی میں اگر واقع ہو ادا

اگر بہائی بہن یعنی یا علیہ کی پس دیا جاوے گا داد کو جو نسا کہ فضل ہوگا تقسیم میں اور قاصد استخراج حصہ داد کا یہی کہ فرض کر بیوی داد کو ساتھ بہائی بہن کی بہائی در علاقہ کم کرتی ہیں حصہ داد کا در صورت ہونی عینی کی اور جب بیعت ہے داد حصہ اپنا پس علاقہ نکاح میں در میانی صاحب ہو نیکر ساتھ عینی کی مگر جبکہ ہوگی بہن علاقہ تنہا بیگے حصہ فرضی اپنا اور وہ نصف ہی اور اگر باقی رہے گا کچھ تو مالک ہوگی علاقہ اور اگر نہ ہوگا کچھ تو نہ مالک ہوگی مثال اس کے

پس اس صورت میں اگر دانی ہمیں واسطی داد کی وہ چیز کہ بہتر ہوتی واسطی داد کی اور وہ یہی کہ کیا داد کو بہائی اور دمی اور سکود و سہام منہلہ پانچہ کی اور باقی رہی ہیں —

تقسیم ہوے بوجہ کر کے ضرب دیا اصل مسئلہ کو دو میں حاصل ہوئی دس ہیں واسطی داد کے چار اور بہن کو پانچ باقی رہا ایک پیر ضرب دیا عدد نوں کو تقسیم مسئلہ میں حاصل ہوے پس پس پورا ہوا مسئلہ میں کہ منجملہ اس کی آٹھ داد ہو اور دس بہن عینیکو اور ایک ایک بہن علاقہ کو اور جبوقت کہ رہی ہوں صاحب سہاموں کی غلط باہم پس داد کو بعد دینی فرضی حصوں کی جو نسا کہ افضل — ہوگا داد کو دیا جاوے گا جیسا کہ تقسیم کیا جاتا ہے ساتھ انکی زوج اور داد اور بہائی اور تنہائی باقی کا سہارہ دادی اور وہ بہائی ہوگی داد کو دیا جاوے اور چٹا کل کا ساتھ بیوی اور وہ بہائیوں اور داد کی داد کو دیا جاوے اور جبوقت کہ ہوے تنہائی باقی کا بہتر واسطی داد کی اور منہج ہو باقیوں پر پس ضرب ہوے محج تنہا کو اصل مسئلہ میں اور اگر چہ بیوی مورث فی داد انخواندہ اور بیٹی اور مان اور بہن عینی یا علاقہ میں چہا بہتر ہوگا واسطی داد کی اور دخول ہوگا مسئلہ تیرہ تک اور کچھ نہ دیا جاوے گا بہن کو —

وہ چہ بیوی اور خواندہ کو دین ہے اور داد کو چہا وہ دو میں پس باقی رہے اور سستی ہے مان چہ بیوی کل کی پس زیادہ کیا ایک پس ہوگی دو اور دخول ہو مسئلہ تیرہ پر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نہیں گردانی میں بہن عینی یا علاقہ کو ہر داد کی صاحب فرض ہے مگر مسئلہ کدر بہن اور وہ یہ ہے — بیوی —

اول مسئلہ سے بنا پس نصف اوصین سی زوج کو اور تہائی مانگو اور چٹا داد کو اور نصف کل کاہن کو دیکھی چنانچہ مسئلہ نو پر عمل ہوا اور پہر سهام رسیدہ ہیں کو کہ وہ بین ہیں بغیر قائم کرنی داد اور پہلی باہم ہیں بہائی جیسا کہ بیان کیا گیا ابتدائی فصل میں کہ اس مسئلہ میں بن بن کو عولین ضرب دیا صحیح ہوا مسئلہ ستائیس سے اور ضرب دیا تین کو سهام زوج میں کہ مضروب اس کا نو ہوا اور سهام کو یہی اس طرح ضرب دیا تو چھ ہو گئے پس باقی رہی مسئلہ کل تصحیح شدہ میں سی بارہ سهام تقسیم کیا اور نو کو داد اور بہرہ نہ کرشل خط الانیشن چنانچہ آٹھ داد کو اور چار سهام بہن کو پونجی اور نام رکھا گیا اس مسئلہ کا اگر یہ کہ واسطہ کہ دریافت کیا تا آخرت فی قوم اگر سی اور اگر ہو گا بجائی بہن کی بہائی یاد و نہیں پس نہ عمل ہوگا

فصل ہفتمی ذکر ردین

رد خلاف عول کا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سهام باقی ماندہ اصحاب فرض کی روک جاتی ہیں اصحاب فرض پر اور یہ او موقت ہوتا ہے جبکہ عصبیات نہوں مگر ردین کیا جاتا ہے اوپر زوج اور زوجہ کے اور طریق رد کر نیکار ہے کہ اگر کل و اس اصحاب رد سے ہوں تو کم کر دیا جادوی مسئلہ بعد دینی سهام اوہی اصحاب فرض کی اور سهام رد کی جاسطرح پر رد ہوتی ہیں۔ دو۔ اور تین۔ اور چار۔ اور پانچ چنانچہ مثالین او کی یہ ہیں مثال اول

السلسلہ من الردا

احاطی

اخت المسلمون الرد

مثال دوسری احسن الرد

ام

ام

مثال چوتھی السلسلہ من الرد

بنت

اور اگر سولہ میں وہ شخص ہی ہوں کہ نہیں روک جاتا ہے اوپر او کی اور وہ زوج زوجہ ہیں اور ہوں اصحاب رد کی ایک جنس سی پس یا جادوی پہلی حصہ فرضی و پونجی زوج یا زوجہ کو اقل مخیر او کی سے اوپر تقسیم کرے یا قبل اوپر حد و اس اہل رد کی مگر یہ کہ مستقیم ہی ہوتا ہو مسئلہ جیسا کہ میت سی زوج اور تین بیٹیاں رہیں پس بعد دینی چوتھائی زوج کی ایک ایک سهام تینو پر تقسیم کیا گیا اور اگر نہ مستقیم ہو مسئلہ جیسا کہ زوج اور چھ بیٹیاں السلسلہ من الرد

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

زوج احاطی

نسبت میں کی ہی پس ضرب دیا وفتی رٹوس او سیکو اور وہ دو ہے مخج زوج میں اور
 یہ چار ہی پس مضروب او سکا آٹھ ہوا اور منجملہ او سکی دو زوج کو اور ایک ایک بیٹو کو پہنچی
 اور اگر ہور میان رٹوس اور باقی مسئلہ کی موافقت پس ضرب دیوے وفتی رٹوس اوس شخص کو کیا
 جاتا ہے اوپر او سکی مخسج اوس شخص میں کہ نہیں رو کیا جاتا ہے اوپر اس کے اور اگر ہو
 بتا میں در میان رٹوس اور باقی کی مثال او سکی یہ ہے زوج ^{بنت} ^{پانچ لفظ}
 ضرب دیا کل رٹوس کو اصل مسئلہ میں حاصل ہوئی سهام ضرب ایک کی اور اگر ہون عدد
 افکی کر رو کیا جاتا ہے اوپر اس کے دو یا تین جنس سے ہمراہ اونہی زوج یا زوجہ
 کے اور نہ مستقیم ہو مسئلہ پس دیا جا دی حصہ فرضی اونہی زوج زوجہ کو اقل مخج افکی سے
 اور ضرب دیا جاوے مخج کل مسئلہ اوس شخص کو کر رو کیا جاتا ہے اوپر اس کے مخج فرضی
 اوس شخص میں کہ نہیں رو کیا جاتا ہے اوپر او سکی پس حاصل ہوگا مسئلہ اور اگر چاہی
 کہ دریافت کرے سهام ہر ایک حصہ دار کو پس ضرب دیوئی سهام باقی ماندہ اوس شخص
 کو کہ نہیں رو کیا جاتا ہے اوپر اس کے ہمراہ رٹوس اوس شخص کی کر رو کیا جاتا ہے
 اوپر اس کے اوپر ضرب دیوے مسئلہ اوس شخص کو کر رو کیا جاتا ہے اوپر او سکی
 مخج او سکی کہ نہیں رو کیا جاتا ہے اوپر اس کے مثال او سکی یہ ہے۔
 المسلسلہ یصح من ۲۰

اصل مسئلہ مخج فرض زوجہ سے بنا اور بعد میں سهام زوجہ کے باقی رہے ہیں
 اور مخج اصحاب رو کا پانچ تہا پس ضرب دیا پانچہ کو چار مخج زوجہ میں کہ نہیں رو کیا جاتا ہے
 اوپر اس کے پس مضروب او سکا میں ہوا چنانچہ منجملہ او سکی پانچہ زوجہ کو اور اس کو خواہو
 اور پانچہ جدات کو چنانچہ اسے طریق سے کل مسائل رو ہونگی فصل ساتویں بیان
 قواعد صحیح مسائل میں بنایا جاوی مسئلہ کثر سہا مونے ایسا کہ ممکن ہو تقسیم ہوتا
 بلا کر کے۔ اور جاننا چاہی کہ کل مسائل سات طور پر تقسیم ہو اگر تہی ہیں چنانچہ تین او تین
 سے در میان سہا مونے ایسی سهام کی بجائی ہیں مخج دار ثون اور رٹوس
 وار ثونگی سے اور چارہ نہیں سے وہ ہیں کہ صحیح ہوتے ہیں در میان رٹوس اور رٹوس کی

پہلی جہم فقر

ادویان و فقر

بیشیان و فقر

فصل گویں بیان قواعد مسامحہ میں اگر کوئی وارث پہلی تقسیم ہونی ترکہ کی فوت ہو جاوے تو تقسیم کرنی ترکہ کو اوپر وارثوں بطن اول کے سنا سنہ کہنی ہیں اور طریق اسکا یہ ہے کہ اگر ہوں وارث بطن ثانی بطن اول سے جیسا کہ ہندہ فوت ہوئی اور اوسنی زوج اور دیویشی اور ایک بیٹے وارث چوڑے پس فوت ہوا زوج پہلے تقسیم ہونی ترکہ سے اور چوڑی اوسنی وہ ہے دیویشی اور ایک بیٹے پس اسی صورت میں مسئلہ دیویشیوں اور ایک بیٹے کی ساتھ بنایا جاوے گا اور زوج کو کالعدم جانا جاوے گا۔

آور اگر ہوں بطن ثانی میں وارث سوامی وارثوں میت اوسکی پس تقسیم کیا جاوے گا ترکہ بطن اول پر اور پہلے قیام کرے گا ایک علامت میت کی چنی مہامون میت کے اور پہلے چنی جائیگی ایک گینچی کے اور کہاجا مہامون میت کو کہ جسکو مافی ایہ کہتی ہیں آخر تک پہلے بنایا جاوے گا مسئلہ مثل بطن اول کی اور تصحیح کیا جاوے گا اگر پورا تقسیم ہو جاوے مافی ایہ اوپر رٹوسک بنایا جاوے گا مسئلہ مافی ایہ سے پس تصحیح ہوگا مسئلہ اوسی سے اور اگر نہ تقسیم ہو مافی ایہ تو بنایا جاوے گا مسئلہ اقل مخنچ رٹوس سے اور دیکھی نسبت درمیان مسئلہ اور مافی ایہ کے اگر موافقت ہو درمیان مافی ایہ اور مسئلہ کے تو ضرب دیوے وفق مسئلہ کو مسائل اوپر کے میں اور ضرب دیوے وفق مافی ایہ کو مسائل رسیدہ نیچکی میں اور اگر تداخل ہو مسئلہ اور مافی ایہ میں تو ضرب دیا جاوے مقسوم علیہ مسائل نیچکی میں اور اگر ہوگا مقسوم علیہ مافی ایہ تو ضرب دیا جاوے مسائل اوپر کے اور اگر تباہ ہو تو ضرب دیا جاوے تصحیح کل مسئلہ اوپر کی میں اور مافی ایہ مسائل رٹوس نیچکی میں مثال پورا تقسیم ہو جانے ترکہ کے۔

مثال دوم موافقی کی

مثال اول

السلسلہ ۷

السلسلہ ۷ ص ۱۲۹۱
بیشیان و فقر
پہلی جہم فقر
پہلی جہم فقر

السلسلہ ۷ ص ۱۲۹۱
بیشیان و فقر
پہلی جہم فقر
پہلی جہم فقر

مثال چوتھی تداخل کی

المسلمین
۱۰۰

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

مثال تیسری کوافتی کی

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

مثال چوتھی تباین کی

مثال پانچویں تداخل کی

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

یہ مثال شکون مذکورہ کو شامل ہی اور اسید طریق پر فتویٰ کیا ہے

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

المسلمین ۱۰۰
۱۰۰

باب پانچواں بیان مسائل متفرقاتین اور اسبابین آٹھ
فضلیں میں فضل پہلی تقسیم کرے ترکہ یا فسخ ضمیمہ میں اوپر
وارثوں کے اگر باہی کو تقسیم کرے ترکہ یا قرضہ کو درمیان وارثوں یا قرضہ روئے

محل مزید بیوی سہرام ہر وارث کو تقسیم کل ترکہ میں مگر اس وقت کہ ہو مبیانیت
 بیان ترکہ اور مسئلہ کے اور اگر موافقت ہو در بیان ترکہ اور مسئلہ کی پس
 ہر بیوی سے مسئلہ ہر وارث کو وفق ترکہ میں ہو تقسیم کو ہی معروض کو اوپر وفق تقسیم
 مسئلہ کے کہ کل آدمی حصہ ہر فریق کا چنانچہ مثال اس کی یہ ہے کہ
 اسلٹ العول ترکہ حقہ اور اگر نابین ہو ترکہ میں مثال اس کی یہ ہے

اصحاب	اصحاب	اصحاب	اصحاب
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

مگر اگر قرضہ ہو اور اس کو رسدی تقسیم کرنا چاہے ہر بیوی سے
 اس کو بھی بوجیب قاعدہ مذکورہ سابقہ کے تقسیم کرے چنانچہ ایک مثال اس کی یہ ہے کہ
 قرضہ حقہ ترکہ حقہ

تفصیل فرض خوانان

۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

محل دوسری بیان خارج ہونی بعض وارث من میان و شامی سے
 مسلک کو ہی ایک وارث نے اوپر کے چیتہ کے پس نکال جاوے گا اس کو دریلن
 و در ثون سے اور تقسیم کیا جاوے گا ترکہ اوپر باقی و در ثون کے موافق سہاموں
 و ثون کے اور کا عدم جان جاوے گا صانع چنانچہ مثال اس کی یہ ہے کہ ہند
 فوت ہوئی اور اس کو سنے زوج اور مان اور چپ وارث چو سہ پس اس صورت
 میں نصف زوجہ اور تہائی مان کو اور باقی چپ کو بیوی و تہائی مان کو
 و ثون نے اوپر ہر زوجہ اپنی کے کہ ذمہ اس کی واجب و وارث اس پس نکالے اس کو
 در بیان و در ثون سے اور تقسیم کیا ترکہ اوپر مان اور چپ اس سے

محل تیسری بیان محل میں اکثریت محل کی نزدیکی و تفریق کیا جائے کہ و اگر
 صاحب اونٹ کے دو برس سن بن اور غزوہ یک لیت بن سعد کے بین سال بن اور
 و در یک امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے چار برس سن بن و اگر اس کے باقی

چہ یعنی میں اور کہا جاوے نزدیک بوجیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے حصہ ہار دین یا لڑکر ہار
یعنی جو نسا افضل ہو اور نزدیک ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے ایک لڑکیکا اور ایسے
موتے سے ہے سدا اگر جنا عورت فی بعد پورے ہونے مدت کے یا پہلی اوسی پس فوارث
ہوگا اور عورتیکہ ہو محل مورث سے اور اگر ہو غیر مورث سے پس فوارث ہوگا +
مسئلہ اگر نکاح وقت جنی کے جانب سے پس اعتبار کیا جائیگا چاہے اگر
نکاح جانب یا دولتی اعتبار کیا جائے تو ایک مسئلہ اگر جنا عورت فی حال یہ کہ
حرکت کرتا تھا چہ اور یا یہ چونکہ چہ سے وقت ولادت کے اور یا رو یا پس وارث ہوگا
مسئلہ اگر جنی عورت فی دو بچہ ایک ذکر اور ایک انثی اور رو یا ایک اونکا وقت
ولادت کے اور یہ فوت ہو گئے دونوں اور نہ معلوم ہوا کہ کونسا اونکار رو یا پس
تقسیم کیا جائیگا ترکہ در میان دونوں کے فصل چوتھی بیان مفقود میں
مفقود اوسکو کہتی ہیں جبکہ حال نہ معلوم ہو کہ زندہ ہے یا موات اور اگر زندہ ہے تو کہا جائے
مسئلہ زندہ تصور کیا جاوے مفقود خاص اپنی مالین اور نہ تقسیم ہوگا مال
اوسکا جب تک کہ خبہ اوسکی مرئیگی نہ آوے یا مدت حیات کے نہ گزرے اور
مدت اوسکی بنی پس بین اور جو وارث مفقود کا قبل حکم فوت ہونے مفقود
کے فوت ہوا و اسیا سمجھا جائیگا جیسا کہ رو برو مورث کے فوت ہوا فصل پانچویں
بیان جنی مشکل میں انثی اوسکو کہتی ہیں کہ جسکی پیشانی جگہ مرد اور عورت کے
دونوں ہوں پس اس صورت میں جس جانب سے کسی کہ پیشاب کرتا ہوگا اوسیکہ حکم
دیا جائیگا یعنی اگر نسج عورت سے پیشاب کرتا ہو تو عورت کے حکم میں رکھا جائے اور اگر
جانب فرج مرد سے پیشاب کرتا ہو تو مردکی حکم میں رکھا جائے اور اگر دونو جانب سے
ایک دفعہ پیشاب کرتا ہو تو امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے لا اقری فرمایا ہے یعنی میں
نہیں جانتا اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے کثرت پر حکم دیا ہے
اور یہ کل احکام قبل بلوغت کے ہیں اور بعد بالغ ہونے کے علامتوں مرد اور
عورت پر نظر کیا دیکھی اگر علامتیں مرد کے ظاہر ہونگے جیسا کہ عورت پر قادر ہونا

اور دالہ کا ٹکنا پس حکم مرد کا دیا جائیگا اور اگر ملا متین عورت تو ٹکی ظاہر ہوئی جیسا کہ حیض کا تھا
اور خون کا بند اور جاری ہونا اور چھاتیوں کا اوپر ہونا اور مرد کا اوسکی ساتھ غصے کرنا
پس اس وقت میں حکم عورت کا دیا جائیگا اور اگر اوسمیں دو نون ملا متین موجود ہوئی
تو اوسکو غشی شکل کہتی ہیں اور اس صورت میں امام ابو حنیفہ اوسکو کمتر حصوں کا دیتی ہیں چھ
تین مثالیں بیان کی جاتی ہیں زید فوت ہوا اور اوسنے ایک بیٹا اور ایک غشی شکل حدت چھوڑ
دیا

غشی شکل دو ہر ابٹی کو اور ایک تسانی غشی شکل کو دیا اور اگر متونی نے
ایک بہن یعنی اور ایک چچا اور ایک غشی شکل وارث چھوڑے ^{المسلک} ^{پہ} غشی شکل
مسئلہ چھ سے بناتین بنیکو اور ایک غشی کو دو تہائی پورا کرنے کو دیا جاتی چچا کو۔ ہندہ فوت
ہوئی اوسنے زوج اور مان اور غشی شکل وارث چھوڑے ^{المسلک} ^{پہ} غشی شکل

پس اس صورت میں نصف زوج کو اور تہائی مان کو اور تہائی غشی شکل کو ^{المسلک} ^{پہ} غشی شکل
میں مرمت اوسکو کہتی ہیں کہ جو دین اسلام چھوڑ کر عیسائی یا یہودی یا مجوسی ہو جائے
یا اور کوئی مذہب سوا ہی اسلام کے اختیار کر لے پس اوسکو مرمت کہتی ہیں اور نہ وارث ہوگا
مرمت ترکہ اہل اسلام سے اور اہل اسلام ترکہ مرمت سے گردہ چیسہ کہ پیداکرے ہو مرمت نہ

حالت اسلام میں **فصل سالتوین بیان حرقی اور غرقی اور مدحی آمین**

حرق وہ ہے کہ آگ میں جگر فوت ہو جاوی غرقی جو پانی میں دھوب کر مرے۔ مدحی جو دیوار
یا بلوہ میں دگر مر جاوی مسئلہ اگر دشمن جیسا کہ باپ اور بیٹا اور دشمن انہلی کہ جو
باہم وارث ہوتے ہوں ایک جگہ اور ایک وقت میں جگر یا ڈوب کر یا بکھرتے ہو گئی
اور تفتیب فوت ہوئی نہ معلوم ہوئی کہ کونسا پہلے فوت ہوا اور کونسا چھپی موہاں

ہاں ہر ایک کا واسطے وارث ہر ایک کے ہوگا اور نہ وارث ہونگے آپس میں کو
اوس وقت کہ تحقیق تہتیت فوت ہوئے **فصل آٹھوین ذکر اسیر میں**

اسیر اوسکو کہتی ہیں کہ کفار وقت لڑائی کے پکڑ کر یا جین حکم اور کھل حکم اور مسلمانوں کی جی تھیم
کرنا میں جنگ کہ حال تبدیل کرنے مذہب کا تحقیق نہوا اور اگر تبدیل کرنا مذہب کا بخوبی ثابت
ہو جائے تو کھل حکم مرمت کی ہی اور اگر کوئی کیس میں کی خبر دے سکے حال سے غلے

عَلَيْهِمَا مِنْ فَحَاصِلِ الْفَرَائِضِ

رقم	نوع	مقدار	نوع	مقدار	نوع	مقدار	نوع	مقدار
۱	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۲	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۳	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۴	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۵	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۶	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۷	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۸	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۹	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰
۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰	چون	۱۰

کون صاحب بلا اجازت مولف قصد طبع طبع میں لائیں و تاریخ مہتممہ الامام

کافر ہو جاتا ہی اور یہی قول کفار عرب کا تھا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جواب قول

کفارین ہر گاہ کہ کہتی تھی انا وجدنا علیہ اہلنا تردید کرنی اور چٹلانی قول

اور بنی کفارین ولو کان اباءہم لا اور ہر گاہ کہ حق بین اور بیشک صریح نصی کی کہ اول

دلیل لایکل شریعت سی ہی ثابت ہو چکیا کہ فرمایا اللہ برتنی فان کن نسلم فوق

الفتن فلو ان ثلثا کما تلوک و انکما باعہ فلما الشفتر جمہ پس اگر ہوں حور تین زیادہ

دو سے پس واسطی اونکی دو تپائی ہی اور اگر ایک ہو پس واسطی ہو مکی نصف ہی اور

نکھر نص کا کافر ہی سوال جو شخص کہ موجب فرامین اللہ کے تقسیم کرے نہ تو کہ میں جب

کری اور کہی کہ مجھ کو فرامین کی رد سے تقسیم کرنا مستحور نہیں تو اس شخص پر کفر عاید ہو

یا نہیں چھو اوہ ایسا آدمی کافر ہے کہ اسکی کہ فرمایا اللہ پاک فی کلام جمیع ذقان

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

یعلو

و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا و ان یقولوا

کیا حال ہوگا جواب روز قیامت ایسی شخص کا بہت برا حال ہوگا جیسا کہ
 درج ہو۔ روایت بخیر اور براین ترجمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من اخذ سائر من الارض ظلماً كان له بطوقه يوم القيمة من سبع ارضين ترجمہ
 جس شخص نے اپنی ایک ہاٹت زمین ازراہ ظلم کی پس تحقیق طوق ڈالا جاوے گی
 اسکو ساتونہ زمین کا روایت کیا اسکو بخاری فی اور ایک حدیث میں آیا ہے
 من اخذ من الارض شئاً بغیر حق حنظل بدء يوم القيمة الى سبع ارضين
 رواہ بخاری ترجمہ جس شخص نے لی زمین سے کوئی چیز سوا حق اپنی کے ڈانسا
 جاوے گا اسی زمین میں دن قیامت کے ساتونہ زمین تک اور فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی انما اجل ظلم من الارض حلقه الله عز وجل ان يفره حتى يبلغ
 اخر سبع ارضين ثم يطوقه الى يوم القيمة حتى يقضى بين الناس
 رواہ احمد ترجمہ جس شخص نے ظلم کیا بنحو زمین کی تکلیف دیکھا اسکو اللہ برتر اس بات کی کہ کہو
 اسکو پانچک کہ پونہ سی ساتونہ زمین کے پری پیر اس کے لگی من اسے جاگی وہ
 زمین قیامت میں پانچک کہ فیصلہ کیا جائی لوگوں میں روایت کیا احمد نے سوال
 نایانغ اور مجنون کا حصہ کسی سپرد کیا جاوے اور وہ اسکو کس طرح صرف کرے اور
 او میں سے اپنی صرف میں ہی لانا جائز ہے یا نہیں جواب مل نایانغ اور
 مجنون کا ویسکی سپرد کیا جاوے اور ولی نایانغ اور مجنون کا دربارہ مال اور نکاح
 صرف باپ پیر جد سے اور حق مال میں نقطہ دمی یعنی ہی اور باقی عصبات وغیرہ صرف
 نکاح میں ہیں مال میں جیسا کہ ارشاد ہوا میں ہے الولی قد يكون ولیاً فی المال
 والنکاح وهو الاب والجد وقد يكون ولیاً فی النکاح فقط وهو سائر العصباء
 والام وذوی الارحام وقد يكون فی الماک فقط وهو الوصلی جینی انتہی
 اور دیکو جاہی کہ مال نایانغ اور مجنون کو بجا صرف کرے امداد دلی غرض ہو تو اسکو
 بقدر حاجت کی اپنی صرف میں لانا جائز ہے اور اگر غنی ہو تو اپنے صرف میں ہی
 تلاوے اور جوت کہ یم نایانغ اور مجنون ہوشیار ہو تو مال اور نکاح دگوا ہو سکی

سامنی اونکی سپرد کیا جاوی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی اول مکہ سورہ نسا میں وَاِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اَسْتَمْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تُمْسِكُوْهَا اَصْرًا فَاَوْبِلًا اِنَّ يَكْبَرُوْا مِنْكُمْ اَنْ تَعْنِيَا فَاَنْتُمْ مَّعْفُوْنَ
 کان فقیر افلیا کلن بالعرف فاذا دفعتم الیہم اموالہم فاشہدوا علیہم وکنوا باللہ جیسا
 اور از ماو تم یتیمو کو جب تک پہنچیں وہ ایام بوعزت کو پس اگر حلوم کروا و نہیں
 ہوشیاری پس اونکی مال اونکو اکروا و نہ کہاؤ تم او شک مال اعراف کر کے اور
 جدی سی خوف اسکے کہ بڑی ہو جائیں وہ اور جو شخص ہے تو نگر تو بچتا رہت
 اور جو شخص ہے فقیر پس چاہی کہ کھائے دستور کے ساتھ اور جب اون یتیمو کے
 مال اونکو دو تم تو شاہ مان لو او پڑا اور کافی ہی اللہ حساب سہنی والا سوال
 جو لوگ کہ یتیمو کا مال چرکھا تی ہیں اونکو روز قیامت کچھ عذاب ہوگا جواب اونکو
 ٹھکانا دوزخ ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی ان الذین یا کلون اموال الیتیمی
 ظلمنا انما یا کلون فی بطونہم ناراً و یصلون سعیراً
 ترجمہ حقیق وہ لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیمو کی ازراہ ظلم کے سو امی اسکی نہیں کہ کھاتی
 ہیں سینوں اپنی ہیں آگ اور قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ میں سوال شریعت
 وارث کی حق میں جائز ہے یا نہیں جواب نہیں اگر او وقت کہ جائز کہیں او سکھ
 دیگر ورثائی جیسا کہ نقل کیا شرح وقایہ میں لا یجوز الوصیۃ للوارث عندنا الا ان
 یغیر الوثۃ ترجمہ نہیں جائز ہے وصیت واسطی وارث کی نزدیک ہوا سی مگر یہ کہ جائز
 کہیں او سکھ دیگر وراثت سوال اگر غیب وارثی حق میں وصیت کرے تو وصیت
 کس طرح دی جاوی جواب تہائی مال باقی ماند صرف تحیر کہیں اور ادای قرعہ
 موسیٰ کہ کو دیا جاوی جیسا کہ نقل کیا شریعہ شرح سلجی میں یتیم یتفقند
 وصیۃ من الثلث ما کن بعد الذین لا من ثلث اصل المال ان ما تقدم
 من التکفین و قصاص الذین صا صر و فانی ضرورۃ التی لا بدلہ
 ترجمہ ابتدا ہی عاہدہ جاری کیے تہائی او س چیز سے کہ باقی رہی بعد دینے

قرضہ کے نہ تہائی اصل مال سے کما سٹے کہ مقدم ہے کفن دینا اور دفن کرنا
اور ادا سے کہ نافرضہ کا پس تحقیق ہو گا صرف بیع ضروریات اور سبکی کی کہ ضرور ہے
واسطی اور سبکی سوال کیا لک کا شریعت میں کہ حق حصہ ہے یا نہیں اور بیانی سی
بیان ہو جاتا ہے یا نہیں جواب لک کا شریعت میں کہ حق حصہ نہیں ہے کما واسطی
کہ حقدار ترکہ کے یہ ہیں اصحاب فرض اور عصبیات اور ذوی الارحام اور مولی المولات
اور مقربا النسب اور موصی کہ جب سبکی واسطی کل مال کی وصیت کی گئی ہو اگر کوئی نہیں
تو بیت المالین داخل کیا جادوی اور اگر بیت المال ہو تو مصرف بیت المال میں صرف
کرے جیسا کہ ذکر کیا سراجی میں یقسم الباقی بین الورثة بالکتاب والسنۃ قرآن
اور میثابانی اور کہنی سی بیانی نہیں ہوتا ہے جیسا کہ واضح ہوا ہے قصہ زیر مبنی سوال
تقد علی اللہ علیہ وسلم سے اور نقل کیا تفسیر امامی میں تحت آیت اذعوذکم لابائکم
وواقسط عندکم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متنی حقیقت میں بیانی نہیں ہے اور سبکی میں
حرام نہیں ہونی اور اذو سکا فقط واجب نہیں اور ترکہ نہیں ہو چکا سوال
یہ نکاحی سی جو اولاد ہو اور سبکی کہ حق حصہ ہو چکا ہے یا نہیں جواب
نہیں جیسا کہ واضح ہوا حدیث سی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارجعوا
بحرۃ اوامتہ فالولد للزنا لا یورث ولا یورث ترجمہ میں مردنی کہ زنا کیا حرام
یا نکاحی سے پس اولاد اس کی اولاد زنا کی ہے اور اولاد زنا کی نہ وارث ہوگی
اور نہ زنا دیکھا گیا اور دو سے جبکہ فرمایا النکاح فرق بین الحلال والحرام ترجمہ نکاح
فرق کرنا لایہ درمیان حلال اور حرام کے۔ پس معلوم ہوگا کہ نکاح
ہوئی سے محبت کرے وہ حرام کیا اور جو اولاد سے پیدا ہوئی وہ ناجائز
ہوئی اور نہ وارث ہوگی اولاد زنا سے کہ زانی سے اور وارث ہوگا زنا
جو کہ ولد الزنا سے سوال ایک وارث سے نہیں دیکھو درمیان کہ جو جب
رسم اور رواج ہندوستان سے خیر تیرہ اور دسویں وغیرہ کا اپنے
پس سے اٹھایا پس یہ فرج صرف تجسیم غلظین میں شمار ہوگا یا غلظین

جواب یہ ہے کہ تجہیز تکفین میں شمار ہو گا اور نہ صرف دیگر ورثہ سی
 مجرا پانیکا مستحق ہو گا کس واسطی کہ صرف تجہیز تکفین شریعت میں ایک شے
 میں ہے نہ بالعموم جیسا کہ واضح ہوتا ہے عبارت سرائی سے متعلق ہذا کہ
 المیتہ حقوق اربعۃ مقررہ الاول بجکفینہ ولجہیزہ من غیر تمیز بین فقہ
 ثم بقضی دیونہ ترجمہ متعلق ہیں ساتھ ترکہ میت کے چار حق ترتیب
 وار اول ابتداء کرنے ساتھ کفن دینے اور دفن کرنے کے سوائے فتویٰ
 اور کمی کر چکے ہیں اور اسے کرے قرضہ اور کہا محمد شریف شای سرائی نے بیچ
 شے اپنی کے وذلک اما باعتبار العبد فتکفین الجبان اکثر من ثلاثہ الواجب
 والمراتہ اکثر من خمسۃ تبذیر ترجمہ اور یہ
 یا باعتبار شمار کے ہے پس کفن دینا مرد کو زیادہ تین پارچے سے اور
 عورت کو زیادہ پانچ پارچے سے فتویٰ ہے فائدہ ہر گاہ کہ کام کیا شارح
 نے زیادتی کرنی ایک پارچہ میں چ جائیکہ اس قسم کی اصرار کو شامل کر نیچے ایسا
 رکھیں اور دیگر ورثہ سی مجرا پاسنے کا دعویٰ کرین ہر گز ہر گز مجرا پانگی
 مستحق ہونگے سوال زید مقروض ہوا اور کچھ ترکہ نہیں چھوڑا پس ورثہ سی
 زید سے داین کو دعویٰ ہو چکا ہے یا نہیں جواب نہیں جیسا کہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فن مات وعلیہ دین ولم یترک وفاء فاعضل
 ومن ترک ما فلی یس جو شخص موات اور اس پر قرض رہا اور عین چھوڑی
 اوستے کوئی پیسہ نہ دیا جاوے قرضہ اس کا پس جیسے ہے اور اگر
 اس کا عین چھوڑا ترکہ پس وہ واسطے وارثوں اس کے کی ہے انقض
 اس صورت میں وارث سے کچھ مطالبہ نہیں ہو چکا ہے سوال
 ہر جود کا تقسیم ترکہ پر مقدم ہے یا نہیں جواب ہر جود کا تقسیم
 ترکہ پر مقدم ہے المقدم علی الارش کذا فی فتاویٰ قاتلار خانیہ
 ترجمہ ہر مقدم ہے اور میراث کے اور وصیت کی جیسا کہ قادی تانغائے

الحبيب لكل شئ وفطر مائة ١٠٠ جرتبه المذكورة صحته لا ريب فيها وفيه

اصنف الطالبار محمد عبد الواحد بن محمد
 الاجوبه المرقومه في حقه الامريه فيها



حسن ۱۲۸۹
سید

قبلا جو الحق

الحمد لله الذي جعل في كتابه
 محمد بن عبد الرحمن بن يحيى عن
 محمد بن عبد الله بن عيسى بن
 الحسين بن سعيد بن فضال

الحق والحق والحق

الاجواب
محمد عبد القادر

محمد بن محمد بن حسن عقیلی عقیلی

الحجیب مصیب ذلک کہ

محمد حیدر رضی عنہ محمد تراز علی شامی پوری رضی عنہ
اصحاب من اجاب
محمد علی دہلوی

تقریظ از تاج طبع شریف عالم فی صلی مولوی عبدالحق تلمیذ
 منبع فیض و ابجد مولوی محمد یعقوب ارضی اللہ فیوضہم الی یوم النور
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا کہ لا کہ شکر اس جناب پاک کا کہ جی جین علم فرائض سکھایا اور عطا کوہ رشاد نبیلینا
 اور پیشار احسان اوس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کہ جنہوں نے جین سکھاتیم
 رہ گیا اور علم فرائض کو نصف العلم فرمایا حمد و صلوة کی بعد دنیا فرمندا بارگاہ رب کریم
 عید اللطیف ذاکر ایشم ہنسپور کا رہی والا تمام اہل ایمان کو مرثوہ راحت بخش سناتا ہی
 علم دین کی ترغیب دلاتا ہے کہ اندونون ایک سینئر مشفق شفیق بدل رفیق
 قبول حضرت محمد جناب مولوی قاضی محمد عبدالواحد سلمہ نے ایک سالہ حمد و علم

